Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029
جلد 8-83 نمبر 44 | جمعرات 28 شوال - 1418ھ 26 تبلیغ 1377ہش 26 فروری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور (صاحب ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے (صاحب ایمان) دلیر اور شجاع ہوتا ہے مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے۔ (صاحب ایمان) میں شتابکاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔

انسان سے کبھی ایسا کام ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو ناراض کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی سائل کو اگر دھکا دیا تو سختی کا موجب ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا فعل ہوتا ہے اور اسے توفیق نہیں ملے گی کہ اسے کچھ دے سکے، لیکن اگر نرمی یا اخلاق سے پیش آوے گا اور خواہ اسے پیالہ پانی ہی کا دے دے تو وہ ازالہ قبض کا موجب ہو جاوے گا۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 6)

چاہئے کہ انسان خدا کی رضا کے حصول کیلئے فنافی اللہ ہو جاوے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنافی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے اسکی آنکھ ادھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اسکے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اسکی زبان حق و حکمت کے بیان کو کھلے۔ اس کے بغیر نہ چلے جب تک اس کیلئے خدا کا اذن نہ ہو۔ اس کا کھانا، پہننا، سونا، پینا، مباشرت وغیرہ کرنا سب اس واسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 116)

خاندان حضرت بانی سلسلہ میں شادی کی مبارک تقریب

احباب جماعت کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ عزیز مکرم فاتح احمد خان ابن رئیس محمد عبداللہ خان ڈاہری رئیس باندھی ضلع نواب شاہ (وفات یافتہ) اور عزیزہ مکرمہ صاحبزادی امتہ الوارث فریحہ صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی شادی مورخہ 21- فروری 1998ء بروز ہفتہ بخیر و خوبی انجام پائی۔

بارات انصار اللہ گیسٹ ہاؤس سے حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب کی سرکردگی میں روانہ ہوئی۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثالث جو دولہا کی خالہ ہیں بھی ہمراہ تھیں۔ بارات میں دولہا کے خاندان کے جملہ احمدی و غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔ ان میں راولپنڈی، لاہور اور گوجرانوالہ سے آئے ہوئے عزیز و اقارب بھی شامل تھے۔ خصوصی طور پر قابل ذکر انگریز احمدی مکرم بلال صاحب آف ہارٹلے پول (برطانیہ) تھے جو اس شادی میں شمولیت کے لئے دولہا کے ماموں مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔

چار بج کر چالیس منٹ پر بارات دارالصدر کے اندرونی احاطے میں پہنچی جہاں تلاوت سے تقریب رخصتانہ کا آغاز ہوا جو محترم قاری محمد عاشق صاحب کی۔ اس کے بعد ایک طالب علم عزیز صباح الظفر صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا منظوم دعائیہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس تقریب میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید بھی تشریف فرما تھے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف باوجود بیماری اور کمزوری کے اس تقریب کے لئے تشریف لائے۔ اور دعا کرائی۔ اس تقریب کے شرکاء میں مختلف شہروں سے آئے ہوئے امراء صاحبان، اہم جماعتی عہدیدار، ناظر صاحبان، وکلاء اور افسران صیغہ وغیرہ شامل تھے۔

اگلے روز احاطہ انصار اللہ میں دولہا کے چچا رئیس عبدالقادر ڈاہری صاحب سابق پرنسپل سچل سرمست کالج نواب شاہ نے شام ساڑھے چار بجے دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے مہمان خواتین کا

باقی صفحہ 7 پر

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم عتیق الرحمان صاحب ابن کرنل ولی الرحمان صاحب کا نکاح عزیزہ شازیہ خان صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ہدایت احمد خان صاحب آف امریکہ کے ساتھ محترم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ حق مہر پر بیت العطاء پشاور روڈ راولپنڈی میں یکم فروری 1998ء کو پڑھا۔ عزیز عتیق الرحمان، حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑپوتے اور عزیزہ شازیہ خان حضرت مولوی رحیم بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑپوتی ہیں۔ رخصتی 8 فروری 1998ء کو میریٹ ہوٹل اسلام آباد سے بعد از دوپہر ہوئی اور دعوت ولیمہ 9 فروری 1998ء کو پنڈی کلب راولپنڈی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے (آمین)

○ مکرم رضوان احمد صاحب وڑائچ ابن مکرم مبارک احمد طاہر صاحب انسپکٹر تحریک جدید کی شادی مورخہ 98-1-7 عزیزہ امتہ الرؤف شازیہ بنت مکرم چوہدری محمد یعقوب کاہلوں صاحب کے ساتھ انجام پائی۔ مورخہ 98-1-8 کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوہدری نعیم احمد بشیر پٹی آفیسر پاکستان نیوی کراچی کو مورخہ 98-2-13 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام اعجاز احمد نعیم رکھا گیا ہے جو مکرم چوہدری نصیر احمد شاد صاحب ایم۔اے استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کا پوتا اور چوہدری نواب الدین صاحب باجوہ بھاگووال سیالکوٹ کا پڑپوتا اور مکرم شیخ محمد اسلم صاحب نیو انارکلی لاہور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند اور باعمر خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد صادق ضیاء صاحب بیگووال۔ اسلام آباد کے بازو میں ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے شدید تکلیف ہے۔ موصوف کی صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سچی توبہ ایک مشکل امر ہے۔ بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

26 تبلیغ 1377 ہش 26 فروری 1998ء

دعوت الی اللہ-خدا کے راستے پر لانا

دعوت الی اللہ کے متعلق عام طور پر سمجھا تو یہ جاتا ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ اور ایسا کرنے کے لئے ہمیں کوئی تمیز نہیں کرنی چاہئے یعنی جو شخص بھی سامنے آئے۔ جس سے بھی ملاقات ہو جس کا بھی ہمیں پتہ چلے ہم اسے دعوت الی اللہ کریں۔ اور کرتے ہی رہیں حتیٰ کہ وہ خدا کے راستے پر آجائے اور ہماری محنت کی کامیابی کا منہ دیکھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ لوگ بات سنتے ہیں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ان کی سمجھ میں بات آجائے تو وہ مان لیتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ سننا ہی نہیں چاہتے۔ آپ جتنی چاہے کوشش کریں وہ آپ کی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کی بات سنتے ہیں اور سنتے ہی چلے جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں کچھ ایسی کج بحثی ہوتی ہے کہ وہ بات کو اس لئے طول دیتے ہیں کہ اس کا ایسا پہلو سامنے آئے جو ان کی تفنن طبع کا باعث ہو۔ وہ بات سمجھنے یا ماننے کے لئے نہیں سنتے بلکہ محض بات کرنے کے لئے بات کرتے ہیں اور اپنی بات کو کج بحثی میں الجھا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دعوت الی اللہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ تو کلام الٰہی میں بھی بتایا گیا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ تمہاری بات مانیں گے ہی نہیں۔ مقصد دعوت الی اللہ کرنا نہیں ہے مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو خدا کی طرف لایا جائے۔ اگر ہم دس سال میں دس افراد کو خدا کی طرف لاسکے ہیں تو اس سے بہتر تھا کہ ہم ایسے لوگوں کے پاس جاتے کہ دس سال میں ہزارون افراد خدا تعالیٰ کے راستے پر لگ جاتے۔ گویا کہ دعوت الی اللہ ایک ذریعہ ہے لوگوں کو خدا کے راستے پر لگانے کا۔ اصل مقصد خدا کے راستے پر لگانا ہے نہ کہ دعوت الی اللہ کی باتیں کرنا۔

پس اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو تلاش کریں جو بات سنیں بھی اور سمجھنے کی بھی کوشش کریں۔ بے شک بات ان کی سمجھ میں نہ آئے لیکن وہ نہایت خلوص دل سے بات سننے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ پھر ایسے لوگوں میں سے جن کی سمجھ میں بات آجاتی ہے وہ مان بھی لیتے ہیں اور چونکہ اصل بات منوانا ہے نہ کہ باتیں کرنا۔ اس لئے ایسے ہی لوگوں کے پاس جانا چاہئے ایسے ہی لوگوں سے باتیں کرنی چاہئیں جو خلوص دل کے ساتھ سننے کے لئے تیار ہوں اور بات سمجھ میں آجانے کے بعد ماننے پر مائل ہوں اور مان بھی لیں۔

دعوت الی اللہ میں یہ بات نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

"پہلی نصیحت آپ کو یہ ہے کہ جن کو آپ خدا کے راستے کی طرف بلاتے ہیں ان میں خوبیوں کی تلاش کریں بلکہ ان کو چاہیں جو اچھے ہیں جن کی خوبیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ کج بحثوں اور ضدی لوگوں سے یا بد اخلاق لوگوں سے کئی داعی الی اللہ سر ٹکراتے رہتے ہیں۔ ساری عمران کی یہ سر ٹکراتے گزر جاتی ہے۔ اپنا سر پھوڑتے ہیں اور اس کے سر میں کچھ داخل نہیں کرسکتے اس لئے خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ پس اس مضمون کو اور آگے بڑھائیں اور پھیلائیں تو یہ حکمت عملی ہمارے سامنے آئے گی کہ تمہیں لازماً حسن کی تلاش کرنی ہے۔ اگر اسے چمکاؤ اسے اور زیادہ کردو اور ایسا کردو کہ اللہ کی پیار کی نظر اس پر پڑنے لگے۔ جب خدا کی نظر اس پر پڑے گی تو پھر تم ایک طرف ہو جاؤ۔ اس نے آنا ہی آنا ہے۔ اور بلاتے تو تم ہو مگر وہ لبیک کہے گا۔ خدا کی آواز پر۔ تمہاری آواز پر۔ تو داعی الی اللہ کا یہ غرور بھی توڑ دیا کہ ہم نے بلایا تھا اس لئے وہ احمدی ہو گیا۔ ہم نے دعوت دی تھی اس لئے اس نے حق کو قبول فرمالیا۔ گویا کہ اگرچہ بظاہر کام تو انسان ہی کرے گا لیکن چونکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی پسندیدگی کے مطابق کام کرے گا اس لئے اس کام کو خدا تعالیٰ کی طرف ہی منسوب کیا جائے گا۔"

پس دعوت الی اللہ کیجئے لیکن یہ کبھی نہ بھولئے کہ اچھے لوگوں کو دعوت الی اللہ کرنے کا ہی فائدہ ہے دوسرے لوگوں کے ساتھ سر ٹکراتے رہنے سے نہ کچھ انہیں ملتا ہے اور نہ کچھ آپ کو فائدہ ہوتا ہے۔ غرضیکہ اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ محض دعوت الی اللہ مقصد نہیں ہے بلکہ لوگوں کو خدا کے راستے پر لانا مقصد ہے تو ہم سب مل جل کر یہ کوشش کریں گے کہ ایسے لوگوں کو دعوت الی اللہ کی جائے جن کا خدا تعالیٰ کے راستے پر آنے کا زیادہ امکان ہے۔

پس آیئے ہم دعوت الی اللہ کو اسی نہج پر عمل میں لائیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگیں۔

برف اتنی پڑی کہ ڈر آیا
اور مضبوط دل بھی گھبرایا
شاہراہوں کو بند کرنے لگی
راستوں پر کوئی نہ چل پایا
ہر طرف ہے ہر ایک چیز سفید
اور سفیدی ہے سب کا سرمایہ

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

تاریخ تو مدون کی جاتی ہے۔ سوچا جاتا ہے پر کھا جاتا ہے اور واقعات کو تسلسل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے لیکن جہاں تک یادوں کا تعلق ہے ان کا مزاج بالکل مختلف ہے۔ یادیں آنے لگتی ہیں تو نہ تسلسل کو پیش نظر رکھتی ہیں اور نہ واقعات کی اہمیت کا خیال رکھتی ہیں۔ جو بات یاد آگئی آگئی۔ اور اسی وقت پیش کر دی گئی۔ ہو سکتا ہے کوئی بات آج سے ستر سال پہلے کی ہو اور اس کے بعد جو بات کی جائے وہ گذشتہ دو چار سالوں کی ہو۔ یہی یادوں کا مزاج ہے اور اسی مزاج کے مطابق میں اپنی کچھ یادیں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق پیش کرنی چاہتا ہوں۔

○ مجھے اس بات نے خاص طور پر متاثر کیا کہ مجلس شوریٰ کے ایک سیشن کے دوران کسی نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے حضور کا لفظ استعمال کیا۔ عام حالات میں تو یہ بات معمولی سی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو حضرت کہہ ہی دیتے ہیں۔ لیکن جس کرسی پر آپ بیٹھے تھے اس کا احترام کرتے ہوئے آپ نے فوراً اس شخص کو ٹوکا اور کہا کہ یہ لفظ صرف اور صرف حضرت صاحب کے لئے استعمال کیا جائے۔ میرے لئے یہ لفظ نہ استعمال کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں ایسی بات صرف ایک بڑی شخصیت کے منہ سے ہی نکل سکتی ہے۔ کوئی عام سا آدمی ہوتا تو خوش ہوتا کہ میں آج اس کرسی پر بیٹھا ہوں اور مجھے حضور کہا جا رہا ہے لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب عام آدمی سے بہت مختلف تھے۔

○ ایک اور یاد لیجئے۔ میں کیمرہ ہاتھ میں لئے ناظر اعلیٰ کے دفتر میں چلا گیا اور میں نے گذارش کی کہ میری خواہش ہے کہ میں آپ کی تصویر لوں۔ حضرت میاں صاحب فرمانے لگے۔ لے لیں۔ میں نے کہا یہاں نہیں باہر تشریف لائیں میں درختوں میں آپ کی تصویر لوں گا۔ چنانچہ آپ اٹھ کر باہر تشریف لے آئے۔ اور درختوں کے نیچے کھڑا کر کے جس طرح کا پوز میں نے بنانا چاہا تھا بنا کر آپ کی تصویر لے لی۔ جب یہ واقعہ مجھے یاد آتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ کتنے افسر ہیں جن کی وہ پوزیشن ہے جو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی تھی اور وہ اس طرح دفتر سے اٹھ کر باہر آجائیں اور کہیں۔ لو۔ میری تصویر لینی چاہتے ہو تو لے لو۔ میں تو اسے بہت بڑی بات سمجھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی میری قدر دانی تھی اور میرے ساتھ حسن سلوک تھا۔ جو ایک عام افسر سے متوقع نہیں۔ یہ تو تازہ یاد ہے۔

○ مجھے وہ وقت بھی یاد ہے جب میری عمر چھ سات سال کی تھی اور صاحبزادہ صاحب کی عمر بارہ سال کی تھی۔ اور میں ان کے گھر جا کر کھیلا کرتا تھا۔ یہ موقعہ مجھے اس طرح ملتا تھا کہ میری دادی اماں بہت دعا گو تھیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب انہیں کبھی پندرہ دن کے لئے کبھی مہینے کے لئے اپنے گھر بلاتے تھے اور مجھے یاد ہے کہ کوٹھی کے جنوبی طرف جو کمرے تھے ان میں سے ایک کمرہ ان کو دے دیتے تھے کہ یہ پندرہ دن یا ایک مہینہ یہاں گذارو اور دعائیں کرو۔ اور جب وہ وہاں ہوتی تھیں تو مجھے وہاں جانے کا موقعہ ملتا تھا۔ انہی دنوں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے اپنی بیٹی صاحبزادی امتہ الودود کے لئے ٹرائی سکل منگوایا۔ ابھی ٹرائی سکل کو آئے ہوئے دو تین دن ہی ہوئے تھے۔ کہ میں وہاں گیا تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں کافی دیر تک اس ٹرائی سکل کو چلاتا رہا۔ صاحبزادی امتہ الودود بھی وہیں تھیں اور مجھے یاد ہے کہ ٹینس کے بال کے ساتھ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترم مرزا داؤد احمد صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ اس سائیکل پر کئی دفعہ مجھے جھولے لینے کا موقعہ ملا۔ یعنی جب بھی میں جاتا تھا اگر صاحبزادی امتہ الودود اس پر سوار ہیں تو بعض اوقات میرے لئے سائیکل چھوڑ دیتیں۔ اور میں سائیکل پر بیٹھ جاتا میں اور میری بڑی ہمشیرہ امتہ الرحمان انور دونوں جایا کرتے تھے۔ اس طرح چونکہ میرا وہاں آنا جانا تھا مجھے یاد ہے کہ ایک دن خاص طور پر حضرت بو زینب صاحبہ (حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیگم صاحبہ) نے خاکسار کی دادی اماں سے فرمایا کہ رحمت آج تمہارے ہاتھ کی روٹی کھانے کو جی چاہتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میری دادی اماں نے میری موجودگی میں وہاں روٹی پکائی اور وہ بیگم صاحبہ کو کھلائی۔

○ ایک دفعہ قادیان میں ایک مداری آیا۔ بڑے اچھے اچھے تماشے دکھاتا تھا۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس کے تماشے احمدیہ سکول کے طلباء کو دکھائے۔ اور اس کے بعد اس نے محترم شیخ نور احمد صاحب جو حضرت صاحب کے مختار عام تھے یا غالباً صدر انجمن احمدیہ کے مختار عام تھے۔ انہوں نے بھی اپنے گھر پر محلے کے لوگوں کو بلا کر اس کے تماشے دکھلائے۔ یہ تماشے دیکھنے کے بعد بعض بچوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اس قسم کی کھیلیں سیکھیں اور لوگوں کو دکھائیں۔ چنانچہ میرے ایک دوست تھے عبدالعلی جو نصرت گرلز سکول کی کارکنہ مائی راجو کے لے پالک تھے اور میرے کلاس فیلو بھی تھے انہوں نے بھی دو چار تماشے سیکھ لئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے گھر جا کر یہ تماشے دکھاؤں۔ تم تو ان کے ہاں آتے جاتے ہو اس لئے مجھے ساتھ لے چلو۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ہم دونوں وہاں گئے اور اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب' صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب صاحبزادی امتہ الودود صاحبہ نے ہم سے یہ تماشے دیکھے۔ میں تو ویسے ہی اس لڑکے کے ساتھ گیا تھا۔ تماشے اسی نے دکھائے لیکن دکھائے اس لئے کہ میرا وہاں آنا جانا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ یہ تماشے جو اس نے سیکھے ہیں یہ کسی بہت بڑے گھرانے میں جا کر دکھائے۔ چنانچہ اس نے وہاں تماشے دکھائے۔

اس کے بعد صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو خدام الاحمدیہ کے لئے نہایت گرم جوشی کے ساتھ کام کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے چونکہ ایک لمبا عرصہ باہر گذارا ہے اس لئے آخری دفعہ میں نے خدام الاحمدیہ کی ریلی جو 1944ء میں دارالانوار میں منعقد کی گئی تھی وہاں آپ کو دیکھا۔ اور وہاں میں نے یہ محسوس کیا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا منصور احمد صاحب یہ دونوں خدام الاحمدیہ کے روح رواں ہیں۔ تمام کام بڑی تندہی کے ساتھ آپ سرانجام دیتے تھے۔

○ چونکہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب مجھے بچپن سے جانتے تھے اور میری دادی اماں نے کئی دن دعا کے لئے ان کی کوٹھی پر گذارے ہوئے تھے اس لئے ساری عمر جب بھی ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے نہایت محبت کے ساتھ حال احوال پوچھا اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی پرسش احوال میں جو محبت پنہاں ہوتی تھی اس کا وہی انسان مزا لے سکتا ہے جس نے ایک لمبے عرصے سے ان کے رابطے کو سراہا ہو۔

○ اگرچہ کام کے سلسلے میں میرا اور ان کا زیادہ قرب تو نہیں رہا لیکن جب میں تحریک جدید میں تھا تو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے مشترکہ اجلاسوں میں ان کو صدارت کرتے دیکھتا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ میں نے بہت سے بزرگوں کو اجلاسوں کی صدارت کرتے دیکھا ہے اس لئے میں اپنے دل میں مقابلہ کر کے یہ سمجھتا تھا کہ جس طرح حضرت مرزا منصور احمد صاحب اجلاس کو کنڈکٹ کرتے رہے ہیں بہت کم لوگ ہیں جو ایسا کر سکتے ہیں۔ عام طور پر اپنے مزاج کے مطابق آپ ایک خاص سسٹم کو چلاتے ہوئے ہر شخص کو اپنے اپنے وقت پر بولنے کی اجازت دیتے تھے اور یہ ہر شخص کو محسوس کرواتے تھے کہ وہ اس مجلس میں اہم شخصیت ہے۔ آپ کا انداز صدارت مجھے ہمیشہ پسند رہا۔

○ اسی طرح جب آپ مجلس شوریٰ میں تشریف لاتے تھے تو حقیقت یہ ہے کہ جونہی ان پر نظر پڑتی تھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ ایک نہایت باوقار کوہ گراں شخصیت تشریف لا رہی ہے۔ یہ بات بھی ہمیشہ مجھے ان کے اعلیٰ کردار پر دلالت کرتی نظر آئی۔

○ ساٹھ کے دہاکے میں عام طور پر شادیاں اپنے اپنے گھروں میں گلی میں قناتیں وغیرہ لگا کر ہی منعقد کی جاتی تھیں چنانچہ خاکسار کی بیٹی جمیلہ بشریٰ سیفی کی شادی بھی اسی طرح اپنے گھر کے سامنے قناتیں لگا کر ہوئی۔ رخصتی کے لئے صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تشریف لائے۔ اور میں اس بات پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے کہ وہ مجھ جیسے ایک ناچیز شخص کے لئے میری بیٹی کی رخصتی پر دعا کے لئے میرے گھر تشریف لائے۔

○ دوسرا موقعہ میرے گھر پر آنے کا وہ تھا جب میری ہمشیرہ امتہ الحفیظ شوکت کراچی میں فوت ہوئیں۔ ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی اور تدفین سے ایک دن چھوڑ کے اس سے اگلے دن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تعزیت کے لئے خاکسار کے گھر تشریف لائے اور انہوں نے آکر دیکھا کہ میں اس وقت اپنی ڈیوٹی پر گیا ہوا تھا یعنی الفضل کے دفتر میں۔ بڑے حیران ہوئے کہ ابھی دوسرا دن ہے اور وہ ڈیوٹی دینے کے لئے دفتر چلا گیا ہے لیکن میری چونکہ ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ میں اپنی ڈیوٹی کو اولیت دیتا ہوں اس لئے باوجود اس کے کہ ابھی میری ہمشیرہ کی تدفین کو دو ہی دن ہوئے تھے میں دفتر چلا گیا۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اس بات کو سراہا بھی اور اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ میں ایسے موقعہ پر دو چار دن گھر رہتا تو زیادہ مناسب تھا۔ بہرحال میں ان کا ممنون ہوں کہ وہ اس موقعہ پر میرے غریب خانے پر تشریف لائے اور گھر والوں سے تعزیت کی۔

○ ایک اور بات بھی بیان کر دوں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی شادی ہوئی تو محلے میں بعض لوگوں نے اس بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ کچھ گانے گائے گئے ہیں چنانچہ مجھے یاد ہے کہ اس سے اگلے ہی روز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کئی کتابیں بغل میں دبائے صبح کی عبادت کے لئے بیت الفضل میں تشریف لائے۔ میں بھی وہاں موجود تھا۔ چنانچہ آپ نے وہاں اس بات کی کھل کر وضاحت کی کہ گانے گائے جا سکتے ہیں صاحبزادہ مرزا منصور احمد کی شادی پر جو گانے گائے گئے ہیں وہ نہایت لطیف قسم کے تھے۔ اچھی نظمیں تھیں۔ ان میں سے بعض نظمیں تو غالباً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تھیں۔ بہرحال مجھے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا کتابیں بغل میں دبائے بیت الفضل میں آنا اچھی طرح یاد ہے ہم نے ان کی باتیں سنیں اور ہمیں اس بات کا افسوس ہوا کہ جن لوگوں نے اعتراض کیا تھا وہ کس قدر کم فہم تھے۔

○○○

ایک اچھی بات

اگر ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا مقدم ہو تو شیطان کبھی غلبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ نہ اس سے کسی ٹھوکر کے لگنے کا اندیشہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں کی اور کمزوریوں کی جڑ ہے۔ ہمارے دوستوں کو لازم ہے کہ مالک حقیقی کی رضا میں اوقات عزیز بسر کرنے کی ہر وقت کوشش کریں۔ حال یہی ہے' ورنہ آج چل دینے اور مثلاً پچاس سال کے بعد کوچ کرنے میں کیا فرق ہے۔ جو آج چاند و سورج ہے وہی اس دن ہو گا۔ جو انسان نافع اور اس کے دین کا خادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بخود اس کی عمر اور صحت میں برکت ڈال دیتا ہے اور شرالناس کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ سو آپ سب کام ہر حال خدا میں ہو کر کریں۔ خود اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم داؤد طاہر صاحب انکم ٹیکس کمشنر

زندگی نام ہے دو چار ملاقاتوں کا

1995ء کے وسط میں میری کتاب "شوقِ ہمسفر میرا" منصہ شہود پر آئی تو میں نے اس کی ایک کاپی جناب نسیم سیفی صاحب کی خدمت میں ارسال کی۔ اگرچہ غائبانہ طور پر تو ہمارا ایک عرصے سے تعارف تھا لیکن بدقسمتی سے اس وقت تک مجھے ان سے ملاقات کا موقع نہ ملا تھا۔ یہ ان کی شفقت تھی کہ انہوں نے الفضل میں اس کتاب پر بڑا عمدہ، تفصیلی تبصرہ شائع فرمایا اور یوں جماعت میں اسے متعارف کرانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

اس کتاب کے مصنف کی حیثیت سے خاکسار کا تعارف کراتے ہوئے جناب نسیم سیفی صاحب نے جہاں میرے والد بزرگوار، محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر انچارج صیغہ زود نویسی کا بہت محبت اور احترام کے ساتھ ذکر کیا وہاں میری والدہ محترمہ انور بیگم صاحبہ (جو حضرت بانی سلسلہ کے خصوصی رفقا میں رفیق اول، حضرت مرزا جلال الدین صاحب بلانوی میر منشی کی پوتی اور حضرت مرزا محمد اشرف صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی تھی) کے بارے میں بھی چند سطور لکھیں اور اپنی اہلیہ، محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کے ساتھ ان کے مراسم کا خصوصی حوالہ دیا۔

اس تبصرے کی اشاعت کے بعد میں جناب نسیم سیفی صاحب سے ملاقات کے لئے ان کے در دولت پر حاضر ہوا۔ جب میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ ہی پوچھنے کے لئے آئیں۔ جب میں نے اپنا نام بتایا اور عرض کیا کہ ملتان سے حاضر ہوا ہوں تو انہوں نے فوراً پہچان لیا۔ محترمہ خالہ جان نے بتایا کہ ان کے شوہر نامدار گھر پر تشریف نہیں رکھتے لیکن ازراہ شفقت فرمایا کہ اگر میں اندر بیٹھ کر ان کا انتظار کر سکوں تو وہ تھوڑی ہی دیر میں تشریف لے آئیں گے۔ مجھے کچھ اور کام بھی تھا چنانچہ میں دوبارہ حاضری کے وعدے پر وہاں سے چلا آیا لیکن محترمہ خالہ جان کے حسن اخلاق سے بہت متاثر ہوا۔

دوسری بار جب میں ان کے گھر گیا اور جناب نسیم سیفی صاحب سے ملاقات ہوئی تو محترمہ خالہ جان بھی بیٹھک میں آگئیں، میرے سر پر دست شفقت رکھا اور بڑی دیر تک میری والدہ کے ساتھ اپنے تعلقات محبت واخوت کا ذکر کرتی رہیں۔ انہوں نے ہی بتایا کہ تقسیم ہند سے قبل ہم سب لوگ قادیان کے ایک ہی محلے میں مقیم تھے۔ اس حوالے سے وہ دونوں میرے ددھیال کو بخوبی جانتے تھے۔ یوں بڑی دیر تک ہمارے ان بزرگان سلف کا ذکر ہوتا رہا جنہیں اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ نے سلسلہ کی نمایاں خدمات کی توفیق عطا فرمائی تھی۔

میری والدہ کا انتقال ہوئے گیارہ سال ہو رہے ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ اس رابطے سے پہلے تو خالہ جان کے ساتھ ان کے تعلقات دیرینہ کا مجھے زیادہ علم بھی نہیں تھا لیکن صرف اس حوالے سے ان کی طرف سے میری عزت و تکریم اور ہر ملاقات میں میری والدہ کا ذکر خیر محترمہ خالہ جان کی محبت و وضعداری کی دلیل ہے۔ اس وجہ سے میرے دل میں بھی محترمہ خالہ جان کے لئے ایک خاص عزت تھی۔

میری ایک ہمشیرہ محترمہ صالحہ ہادی صاحبہ جو ربوہ میں محلہ دارالعلوم غربی کی لجنہ کی صدر ہیں اور اس حیثیت میں ان کا لجنہ کی باقی عہدیداروں کے ساتھ رابطہ رہتا ہے بیان کرتی ہیں کہ محترمہ خالہ جان سے جو خود کم و بیش ربع صدی تک اپنے محلے کی لجنہ کی صدر رہیں پہلی ملاقات ہوئی تو بڑی خندہ پیشانی سے ملیں اور اپنا تفصیلی تعارف کرانے کو کہا۔ جب ہمارے ابا اور امی کا ذکر ہوا تو وہ بڑی خوش ہوئیں اور دیر تک ان کے ساتھ اپنے تعلقات کا ذکر کرتی رہیں۔ قادیان میں ہمارے اور بھی بہت سے محلے دار تھے لیکن جس طرح انہوں نے اس تعلق کو یاد رکھا اور جس احسن رنگ میں بار بار اس کا ذکر کیا، یہ ان کی نیکی پر دال ہے۔

محترمہ خالہ جان نہ صرف میری والدہ بلکہ ہمارے خاندان کی دیگر خواتین کو بھی جانتی تھیں چنانچہ نومبر 1996ء میں جب انہیں میری پھوپھی، محترمہ ناصرہ بیگم صاحب اہلیہ مکرم ملک نواب خان صاحب مقیم کرشن نگر لاہور کی وفات کا پتہ چلا تو انہوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ بڑی دیر تک وہ ان کا ذکر خیر کرتی رہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ میری دادی جان، اہلیہ مکرم مولوی فخرالدین صاحب (یکے از رفیقان) حضرت بانی سلسلہ اور اوائل جوانی میں فوت ہو جانے والی میری دوسری پھوپھی، محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کا بھی ذکر ہوتا رہا۔

محترمہ خالہ جان سے جب بھی ملاقات ہوئی انہوں نے اس عاجز کے ساتھ اتنی محبت و شفقت کا سلوک کیا کہ دل باغ باغ ہو گیا اور ان سے بار بار ملنے کو جی چاہا۔ حتیٰ المقدور مہمان نوازی کو اپنا شعار بنائے رکھا اور اگر میں نے چائے وغیرہ سے معذرت چاہی تو اندر جا کر کوئی موسمی پھل ہی اٹھا لائیں لیکن کچھ کھلائے پلائے بغیر کبھی اپنے گھر سے واپس نہ آنے دیا۔

چند روز پہلے عید کے موقع پر میں ربوہ گیا تو حسب معمول جناب نسیم سیفی صاحب سے ملاقات کے لئے ان کے گھر پر حاضر ہوا۔ مجھے علم تھا کہ ان کی بیٹی شادی شدہ اور بیٹے روزگار کے سلسلے میں ربوہ سے باہر مقیم ہیں۔ میں یہ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ محترمہ خالہ جان کی وفات کے بعد جناب نسیم سیفی صاحب کے لئے تنہائی کی اذیت ناقابل برداشت ہی نہ ہو جائے لیکن یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ان کے بیٹے انور اقبال سیفی جو کراچی میں حاجی ابراہیم انسٹی ٹیوٹ میں سائنس ریسرچ فیلو کے طور پر کام کر رہے تھے نقل مکانی کر کے ربوہ منتقل ہو گئے ہیں تاکہ اپنے والد کے پاس رہ کر ان کی خدمت کر سکیں۔

عزیزی انور اقبال سیفی کا یہ جذبہ یقیناً قابل قدر ہے۔ اگرچہ انہوں نے یہ قدم اٹھا کر ایک الٰہی حکم کی تعمیل کی ہے لیکن موجودہ حالات میں جب کہ ہمارے ملک کا نوجوان طبقہ بے روزگاری کے ہاتھوں پہلے ہی پریشان ہے اپنے روزگار کو یوں لات مار دینا بظاہر آسان نہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے احترام میں یہ قدم اٹھایا ہے جو ان کی سعادت مندی کے ساتھ ساتھ جناب نسیم سیفی اور محترمہ خالہ جان کی طرف سے تربیت اولاد کی کامیاب کوشش کی دلیل ہے۔

یہ خالہ جان کی خوش قسمتی تھی کہ انہیں جناب نسیم سیفی صاحب جیسا محبت کرنے والا شوہر ملا جو دن میں بیسوں بار، حیلے بہانے سے ان کا ذکر کرنا نہیں بھولتا۔ انہیں خالہ جان کے ساتھ جو تعلق خاطر تھا اس کا اظہار کئی باتوں سے ہو رہا ہے۔ جناب نسیم سیفی صاحب نے خود ذکر کیا کہ وہ جب بھی اپنے کسی بے تکلف دوست، عزیز یا رشتے دار کے ہاں جاتے محترمہ خالہ جان ہمیشہ ان کے ہمراہ ہوتیں کہ ان ملاقاتوں پر وہ محترمہ خالہ جان کا بھی اتنا ہی حق سمجھتے تھے جتنا کہ اپنا۔ محترمہ خالہ جان کو سفر میں، حضر میں ہمیشہ یاد رکھا۔ اس کا کچھ اندازہ اس چھوٹے سے واقعہ سے بھی ہوتا ہے جو انہوں نے حال ہی میں مجھے خود سنایا۔ انگلینڈ کی سیاحت کے دوران انہوں نے ایک جگہ سکینہ ہل (Sakeena Hill) کا بورڈ دیکھا تو ان کے قدم

باقی صفحہ 6 پر

لگن

کسی کے در کا میں دربان ہوتا
تو ذی شانوں کا ذی شان ہوتا

حرم ہوتا مرے دل کی زمیں پر
نظر میں طور کا سامان ہوتا

ہوائے خلد ہوتیں میری سانسیں
تکلّم معرفت کی جان ہوتا

مِرا معبود ہوتا میری منزل
مِرا رہبر فقط "ایمان" ہوتا

ہر اک منجھدار بہلاتی مِرا دل
کنارہ مجھ کو ہر طوفان ہوتا

میرا دستِ نگر ہوتا فلک بھی
زمیں پر بھی مِرا احسان ہوتا

بسا لیتا جو میں دل میں کسی کو
ہر اک اہلِ نظر کی جان ہوتا

نسیم امید کی بس یہ کرن ہے
مجھے محبوب کی کچھ تو لگن ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر شاہد ایم اے ابلاغیات

لکھنے کی ضرورت اور مہارت

مورخہ 24 جنوری 1998ء کے الفضل میں "سیفیات" کے عنوان سے شروع کیۓ جانے والے کالم میں مکرم مدیر صاحب الفضل نے ایڈیٹر کی مشکلات کا تذکرہ بھی کیا ہے اور ایڈیٹر کے اختیار کا جو کہ اس کا حق ہے اس کو بھی شامل تحریر کیا ہے۔ یقیناً صحافت میں یہ فقرہ کہ ایڈیٹر لکھے ہوئے الفاظ کا بھوکا ہوتا ہے یہ ایک حقیقت ہے۔ لیکن لکھے ہوئے الفاظ کو شامل اشاعت کرنا یقیناً ایک آسان امر نہیں ہے بلکہ ان کے معیار کو پرکھنا اور اخبار کی پالیسی کے مطابق مواد کی اشاعت ایڈیٹر کی ذمہ داری میں شامل ہوتا ہے۔

آج صحافت کو مملکت کا چوتھا ستون قرار دیا جاتا ہے۔ پریس اتنا طاقتور ہو چکا ہے کہ بڑی بڑی حکومتیں گرانے اور بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لئے لکھنے کی اہمیت سے تو سب لوگ آگاہ ہیں لکھنے اس کی اہمیت کو جاننے کے باوجود بہت کم تعداد میں لوگ تحریر کی مشق کرتے ہیں یا تحریر کی طرف آمادہ ہوتے ہیں۔ چھپی ہوئی تحریر کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ وہ ایسے ریکارڈ میں محفوظ ہو جاتی ہے جسے آج کے دور میں ضائع کرنا مشکل ہے اس لئے اس طرف توجہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

دین حق کی اشاعت ہماری منزل ہے اس منزل کی طرف جانے والے تمام طریقوں اور ذرائع کو استعمال کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آج تحریر و تقریر کی جنگ پوری دنیا میں ہو رہی ہے۔ اس جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے بھی ہمیں تحریر و تقریر کے ہتھیار استعمال کرنے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے اس جنگ میں نہ صرف شامل ہوں بلکہ شمولیت سے قبل سامان حرب کی تیاری کریں اس لئے تحریر کی مشق کی بھی ضرورت ہے اور اس میں مہارت پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

ہمارے ائمہ جماعت متعدد مواقع پر تحریر کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے ہمیں ہدایات دے چکے ہیں اور اس میدان میں اترنے کے لئے توجہ دلا چکے ہیں۔ اس مضمون میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کے چند ارشادات اس تعلق میں قارئین کے لئے پیش ہیں تاکہ ان ارشادات کی روشنی میں ہم دین حق کی اشاعت کے لئے لڑی جانے والی آج کے دور کی جنگ میں نہ صرف یہ کہ شامل ہوں بلکہ اپنی قلم کی تلوار کو جنگ میں شامل ہونے سے قبل تیز بھی کریں۔

موجودہ جنگ کی نوعیت: حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی موجودہ دور کی جنگ جو کہ اشاعت دین حق اور فتح دین حق کے لئے لڑی جا رہی ہے اس کی نوعیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "یہ زمانہ دلائل اور براہین سے اشاعت (-) دین حق کرنے کا ہے۔ اس لئے اگر ہماری جماعت تقریر کرنے اور لکھنے کی مشق نہیں کرتی تو پھر وہ اشاعت (-) دین حق کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتی"

(الفضل 25 جنوری 1924ء)

جنگ کے ہتھیار مہیا کرنا: حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ "میں اس بات کو مانتا ہوں اور سب سے زیادہ مانتا ہوں کہ دعا سے کام ہوتا ہے لیکن قبولیت دعا کے لئے یہ ضروری ہے کہ خود انسان پہلے محنت کرے اس کے بعد دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی کمی کو پورا کر دیا جاتا ہے۔ جب تک یہ نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

ہم چاہتے ہیں کہ (-) دین حق دنیا میں پھیل جائے اور صداقت پر لوگ جمع ہو جائیں لیکن اگر اس لڑائی کے لئے جن ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم ان کو مہیا نہ کریں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ہمیں وہ ہتھیار اور سامان مہیا کرنے چاہئیں۔ خواہ وہ دشمن کے مقابلہ میں کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں اور اپنی ساری قوت اور طاقت اس کے لئے صرف کر دینی چاہئے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمارے لئے نازل ہوگی۔ اور ہم ہر میدان میں فتحیاب ہوں گے"۔

(الفضل 25 جنوری 1924ء)

مضامین لکھنے والوں کی کمی اخبارات و رسائل میں مضامین لکھنے والوں کی تعداد میں کمی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"میں سلسلہ کے اخبارات باقاعدہ پڑھتا ہوں اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اتنی بڑی جماعت کے جو اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔ ان میں مضامین لکھنے والے صرف دو تین ہوتے ہیں۔ باقی لوگوں نے مضامین لکھنا صرف ایڈیٹروں کا فرض سمجھ رکھا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس سے آزاد سمجھتے ہیں۔ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ میں اپنی جماعت کے علماء کو بھی توجہ دلاتا ہوں"۔

(الفضل 25 جنوری 1924ء)

پھر فرماتے ہیں۔

"اب یا تو اخباروں میں ایڈیٹر مضمون لکھتے ہیں یا وہ چند طالب علم جو اپنا قلم صاف کر رہے ہیں اور مشق کر رہے ہوتے ہیں اور وہ لوگ جن کو مضمون لکھنے کی مشق ہے۔ یا تھوڑی سی مشق سے اچھے لکھنے اور بولنے والے ہو سکتے ہیں خاموش ہیں"۔

(الفضل 25 جنوری 1924ء)

مضمون کا چھاپنا ایڈیٹر کا اختیار ہے

ایک عام شکایت جو ان لوگوں کو بھی ہوتی ہے جنھوں نے کبھی کچھ نہیں لکھا اور ان کو بھی ہے جو کبھی کبھار لکھتے ہیں کہ مضمون فلاں اخبار یا رسالے میں بھجوایا تھا لیکن وہ شائع نہیں کیا گیا اس لئے ہم نہیں لکھتے۔ لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص کسی کام کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے وہ بہتر جانتا ہے کہ اس کام کو کس طرح چلایا جائے۔ مثلاً

باقی صفحہ 6 پر

عبدالحلیم احمد مربی سلسلہ

واقفینِ نو اور اردو زبان

واقفین نو نے احمدیت کی دوسری صدی میں دعوت الی اللہ کے سلسلے میں جو اہم کام سرانجام دینے ہیں ان کے لئے انہیں جہاں تربیت کے امور میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کو حاصل کرنا ہے۔ وہاں تعلیمی میدان میں مختلف علوم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کئی بنیادی زبانیں بھی لازمی طور پر سیکھنی ہیں۔ ان زبانوں میں عربی زبان بنیادی اور ضروری زبانوں میں اول نمبر پر ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اردو زبان بھی ہر واقف نو کے لئے لازمی ہے۔ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایک خطبہ فرمودہ 17 فروری 1989ء بمقام ہالینڈ میں فرمایا کہ

"آئندہ اپنی واقفین نسلوں کو کم از کم تین زبانوں کا ماہر بنانا ہوگا۔ عربی' اردو اور مقامی زبان"۔

پاکستان کے واقفین نو کی مقامی زبان چونکہ اردو ہے اس لئے وہ عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں سے کوئی ایک زبان جسے وہ سیکھنا چاہیں سیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایسے ممالک کے واقفین نو جن کے ملکوں کی زبان عربی یا اردو نہیں وہ اپنی مقامی زبان کے علاوہ عربی اور اردو لازمی سیکھیں گے۔

عربی زبان کی اہمیت ہم سب پر عیاں ہے۔ اردو زبان واقفین نو کو سکھانا اِس لئے ضروری اور لازمی ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کے پُر معارف علم کلام کا ایک بڑا حصہ اردو زبان میں تحریر شدہ ہے۔ اس طرح ائمہ احمدیت کی کتب' فرمودات اور سلسلہ کا دیگر لٹریچر بھی اردو زبان کی تحریروں کی زینت بنا ہے لہٰذا ان تمام علوم سے گہری واقفیت حاصل کرنے کے لئے واقفین نو کا اردو زبان جاننا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ ان علمی خزائن سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے ایک خطبہ فرمودہ 17 فروری 1989ء بمقام ہالینڈ میں اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"عربی کے بعد اردو بھی بہت اہمیت رکھتی ہے..... اور بچوں کو اتنے معیار کی اردو سکھانی ضروری ہے کہ وہ (حضرت بانی جماعت احمدیہ) کے اردو لٹریچر سے براہ راست فائدہ اٹھا سکیں"۔

پاکستان میں بسنے والے واقفین نو کی مادری زبان اردو ہے اس لئے ان کے لئے اردو زبان سیکھنے کا کوئی مسئلہ نہیں البتہ ایسے ممالک جہاں اردو زبان نہیں بولی جاتی وہاں واقفین نو بچوں کو اردو زبان کیسے سکھائی جائے یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جس کو ہمارے پیارے امام نے خود اردو زبان سکھانے کی کلاس بذریعہ احمدیہ ٹیلی ویژن جاری کر کے حل فرما دیا ہے۔ پس ایسے والدین کو چاہئے کہ وہ اردو کلاس میں اپنے بچوں کو شامل کریں اور باقاعدگی کے ساتھ استفادہ کروائیں۔ ان کلاسوں کی ریکارڈ شدہ کیسٹس بھی آپ وکالت وقف نو کی وساطت سے حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ انفرادی طور پر گھروں میں وی سی آر اور TV کے ذریعہ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں نیز جماعتی سطح پر اپنے سیکرٹری وقف نو کے ذریعہ سنڈے کلاسوں کا انتظام کر کے ان ویڈیو کیسٹس کی مدد سے بچوں کی اردو کلاسیں جاری کی جا سکتی ہیں۔

غیر ممالک میں رہائش پذیر ایسے والدین جنکی اپنی زبان اردو ہے وہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کے ساتھ اردو زبان میں بات چیت کے ذریعہ اپنے بچوں کو اردو بول چال سکھا سکتے ہیں۔ نیز MTA کی اردو کلاس سے استفادہ کے ساتھ ساتھ گھر پر لکھائی پڑھائی کے لئے خود بچوں کی کلاس لے سکتے ہیں نیز جماعتی سطح پر ایسے ممالک کے سیکرٹریان وقف نو کسی اردو جاننے والے استاد کے ذریعہ ایسی کلاسیں بھی شروع کر سکتے ہیں جن میں بچوں کو لکھائی پڑھائی سکھائی جائے اس غرض کے لئے انہیں اردو زبان کے قاعدے اور کتب وغیرہ کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر شعبہ وقف نو لندن کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایات کے تحت اردو زبان کا قاعدہ شائع کیا گیا ہے اس میں ہدایات انگریزی زبان میں درج ہیں۔ مزید برآں شعبہ تحریک وقف نو لندن کی طرف سے "واقفین نو کے لئے اردو کی تعلیم و تدریس کا پروگرام" کے عنوان کے تحت مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب نے ایک کتابچہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کیا ہے۔ اس کتابچہ میں واقفین نو بچوں کے والدین کے لئے اپنے بچوں کو اردو زبان سکھانے سے متعلق ہدایات درج ہیں۔ آپ نے اس کتابچہ میں لکھا ہے کہ شعبہ وقف نو لندن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایات کے تابع آپ کی منظوری سے ہر سال اردو نصاب کی کتب شائع کرتا رہے گا۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے حلقہ کے سیکرٹریان واقفین نو کے توسط سے یا براہ راست متعلقہ شعبہ سے ایسی کتب منگواتے رہیں۔ پس والدین کو چاہئے کہ مہیا شدہ تمام ذرائع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے بچپن ہی سے بچوں کو اچھی اردو زبان سکھانے کی کوشش کریں تاکہ انہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایات کی روشنی میں زبانیں سکھانے کے کام کو پورا کرنے کی توفیق مل سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسبات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زاہد ملک اور روزنامہ نوائے وقت کے شکریہ کے ساتھ

اگر میں وزیر اعظم ہوتا.........

طیارہ پاکستان کی فضائی حدود سے نکل چکا تھا بلکہ متحدہ عرب امارات کی حدود میں داخل ہو چکا تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ میری ساتھ والی نشست پر بیٹھے ہوئے صاحب اپنی کتاب پڑھنے میں مصروف ہیں۔ وہ ادھر ادھر بھی دیکھ نہیں رہے۔ بڑے انہماک کے ساتھ کتاب پڑھنے میں مصروف ہیں میں نے کنکھیوں سے کتاب کی طرف دیکھا تو وہ مجھے انگریزی زبان میں حساب کتاب کی کتاب نظر آئی۔ میں نے یہ پتہ کرنے کے لئے کہ موصوف کیا پڑھ رہے ہیں بات چیت کا آغاز کیا۔

"معاف کیجئے فلائٹ کتنی دیر کے لئے دبئی ایئر پورٹ پر رکے گی"

"کوئی ایک گھنٹہ' مین ڈیوٹی فری شاپ میں جانے کی اجازت نہیں ہوتی"۔ انہوں نے فرمایا "میں تو ڈیوٹی فری شاپ جانا بھی نہیں چاہتا۔ ویسے بھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں"۔ میں نے بات چیت کو طول دینے کے لئے کہا جس پر موصوف نے پوچھا کہ آپ کیا کرتے ہیں جب میں نے بتایا کہ میں ایک صحافی ہوں تو وہ جیسے پھٹ پڑے۔ بغیر کسی تمہید کے کہنے لگے کہ اس وقت ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دے رکھا ہے یہ منافقت ہے کہ اگر یہ ملک اسلامی جمہوریہ نہ ہوتا تو ہماری منافقت کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری پکڑ نہ ہوتی۔ بات کسی اور طرف چل پڑی میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ کیا پڑھ رہے ہیں چنانچہ میں نے پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیئے جانے کے بارے میں ان کے ارشادات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا کہ آپ یہ کونسی کتاب پڑھ رہے ہیں۔ فرمانے لگے کہ یہ برج پر کتاب ہے۔ برج پر کتابیں پڑھنے سے انسان کی تخلیقی صلاحیت اور ذہنی صلاحیتیں بڑھتی ہیں میں اگر وزیر اعظم ہوتا تو برج یا شطرنج کو قومی کھیل قرار دے دیتا اور سکول کالج جانے والے ہر بچے کے لئے برج یا شطرنج لازمی قرار دے دیتا۔ افواج پاکستان کے لئے بھی برج اور شطرنج کے موضوع پر لٹریچر کا مطالعہ لازمی قرار دے دیتا۔ جب وہ پانچ دس منٹ تک اپنے منشور پر بولتے رہے تو میں نے کہ آپ 2010ء کے چیف اقبال احسن سے ملاقات کرتے اور ان کو قائل کرتے تاکہ وہ قوم کو 21 صدی میں داخل کرنے کے لئے اپنے طویل المیعاد پروگرام میں شطرنج وغیرہ کو سر فہرست رکھتے۔ بولے ان زنخوں سے کیا ہو گا۔ اقتدار ہمارے حوالے کریں دیکھیں ہم پھر کیا کرتے ہیں میں نے ان کی بات کو سنی ان سنی کر کے جہاز کی کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

اسلام آباد میں ہمارے ایک قریبی عزیز ہیں انتہائی نیک نیت اور پر خلوص شخصیت ہیں اور پاکستان کی فلاح بہبود کے لئے انقلابی پروگرام رکھتے ہیں۔ آج سے پانچ چھ ماہ قبل دوران گفتگو قدرے طیش میں آکر کہا کرتے تھے میرے ہاتھ میں اقتدار دیں دیکھیں میں کیا کرتا ہوں۔ حتمی سوال پوچھنے پر فرماتے میں پہلے ہی دن دس بیس ہزار کرپٹ لوگوں کو پھانسی دے دونگا۔ اب وہ ہزاروں کی بات کرنے کے بجائے لاکھوں بلکہ کروڑوں کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ چند دن قبل فرمایا "میں اگر وزیر اعظم ہوتا تو پہلے ہی دن دو کروڑ لوگوں کو ہلاک کر دیتا تاکہ ملک میں دہشت پھیل جاتی۔ میں نے ازراہ مذاق کہا دو کروڑ کی تعداد بہت زیادہ ہے اس تعداد کو کچھ کم کریں انہوں نے ازراہ کرم فرمایا آپ کی خاطر پونے دو کروڑ کر دیتا ہوں۔

قاہرہ کی طرف جہاز بڑھ رہا تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ سچی بات یہ ہے کہ اس پس منظر میں اپنے میاں محمد نواز شریف ہی بہتر وزیر اعظم ہیں۔ کس قدر اچھے وزیر اعظم ہیں کہ انہوں نے ہر کسی کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے دہشت گردوں' جرائم پیشہ عناصر اور اربوں کے قرضہ جات معاف کرا لینے والوں کو ہلکی پھلکی دھمکی دے دیتے ہیں اور بس.....لوگ کہتے ہیں ضیاء الحق مرحوم نے ایک ہی کیس کے حوالے سے ہاتھ ڈالا تھا لیکن بڑا پکا ہاتھ ڈالا تھا۔ جبکہ موجودہ وزیر اعظم اور ان کے احتساب کے مشن پر مامور رفقاء کار تحقیقات اور تفتیش کا دائرہ مزید پھیلا دینے کا صرف دعویٰ کرتے ہیں اور اب دنیا کا شاید ہی کوئی ملک بچا ہو گا جہاں سینٹر سیف الرحمان تحقیقات کرنے کے لئے نہ گئے ہوں گے۔

شاید موجودہ وزیر اعظم صاحب کا یہی وہ شریفانہ طرز عمل ہے جس کی بناء پر عوام و خواص میں دو طرح کے دو انتہا پسندانہ رجحانات ابھر رہے ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے یعنی ایک قتل عام' مار دھاڑ' کشت و خون اور دوسرا رجحان یہ ہے کہ سر اٹھا کر چلنے کی بجائے گردن جھکا کر برج اور شطرنج کی کتابیں پڑھنے میں مگن اور دنیا و مافیہا سے بے خبر چپ چاپ...... ان دو مختلف شخصیات نے جنہوں نے دو مختلف مواقع پر بتایا کہ "اگر میں وزیر اعظم ہوتا........." دراصل دو مختلف رجحانات کی نمائندگی کی ہے۔ ایک رجحان انتقام ہے' دوسرا بے بس' دیکھیں ان دونوں خطرناک رجحانات میں سے آگے چل کر کون سا رجحان کیا شکل اختیار کرتا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 16 فروری 1998ء)

OOO

بقیہ صفحہ 4

بے اختیار رک گئے۔ انگلینڈ میں کوئی سڑک محترمہ خالہ جان کے نام سے منسوب ہو گی' آپ یہ سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ آپ نے اس بورڈ کے پاس کھڑے ہو کر ایک خوبصورت سی تصویر کھنچوائی۔ (لیکن افسوس جس کی خاطر یہ تصویر بنوائی وہ اسے دیکھنے کے لئے زندہ نہ رہیں۔)

مجھے اس بات کا ہمیشہ افسوس رہے گا کہ محترمہ خالہ جان کے ساتھ زیادہ کثرت سے ملاقات کا موقع نہیں ملا ورنہ میں شاید زیادہ تفصیل کے ساتھ ان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کر سکتا۔ بس دو چار بار ہی مل پائے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ خبر سن کر دلی دکھ ہوا اور ناگاہ مجھے کسی کا یہ شعر یاد آگیا

ہر ملاقات پہ اک سجدۂ شکرانہ کر
زندگی نام ہے دوچار ملاقاتوں کا

انسانی زندگی واقعی مختصر ہے جس دوران گنے چنے لوگوں سے چند ملاقاتیں ہی ہو پاتی ہیں لہٰذا ہمیں ایک دوسرے پر حسن سلوک کے انمٹ نقوش چھوڑنے چاہئیں اور یہ خوبی محترمہ خالہ جان میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ انہوں نے مجھے جس محبت کا اہل سمجھا اس کی خوبصورت یادیں میرے قلب و نظر کو ہمیشہ منور رکھیں گی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترمہ خالہ جان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے' جناب نسیم سیفی صاحب کو کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

ڈرائیور کو علم ہوتا ہے کہ گاڑی کہاں تیز یا آہستہ چلانی ہے اور کہاں بریک لگانی ہے اور کس راستے پر نہیں چلنا۔ اسی طرح ایڈیٹر اخبار کا ذمہ دار ہے۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ کیا چھاپنا ہے اور کیا نہیں ہاں لکھنے والے کا کام لکھتے رہنا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ بولنے اور لکھنے کی طرف توجہ کرو۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر شخص جو کچھ لکھے وہ ضرور چھپ جائے کئی لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے مضمون بھیجا تھا مگر ایڈیٹر نے درج نہیں کیا میں کہتا ہوں ایڈیٹر اسی لئے رکھا جاتا ہے کہ مضمون کو درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے اور دیکھے کہ کونسا مضمون درج ہونے کے قابل ہے اور کون سا نہیں۔ یہ اس کا فرض ہے۔ اسے کرنے دو۔ اور اس کی جگہ نہ چھینو۔ اگر ایسا ہو کہ جو کچھ کوئی لکھے وہ ضرور چھپ جائے تو پھر ایڈیٹر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک پوسٹ بکس لگا دیا جاتا۔ جو کچھ کوئی اس میں ڈالتا وہ کاتب نکال کر لکھ دیتا اور اس طرح اخبار تیار ہو کر شائع ہو جاتا۔

پس ضروری نہیں کہ ہر ایک مضمون جو لکھا جائے وہ ضرور اخبار میں درج ہو جائے۔ ایڈیٹر جس کو مناسب سمجھے گا۔ شائع کرے گا۔ لیکن ہر ایک کو چاہئے مضمون نویسی کی مشق ضرور کرے۔ اور کوشش کرے کہ اس کا مضمون اخبار میں درج ہونے کے قابل ہو۔ جب وہ اس قابل ہو گا۔ تو ایڈیٹر کیوں نہ درج کرے گا"۔

(الفضل 25 جنوری 1924ء)

مضمون کی مشق کرنا اور لکھنے کی طرف توجہ دینا

اس بارہ میں حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"لیکن مشق کے لئے مضمون کا اخبار میں چھپنا ضروری نہیں بلکہ تم اپنے احباب اور دوستوں کو خطوط لکھ کر لکھنے کی مشق کرو۔ ایڈیٹر اگر تمہارے مضمون کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے تو تمہارے دوست تو ایسا نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ شوق سے تمہارے مضامین کو پڑھیں گے۔ لیکن میں کہتا ہوں سب ایسے نہیں کہ ان کے مضامین ناقابل اندراج ہوں بلکہ ہماری جماعت میں سینکڑوں مضمون نویس ہوں گے یا ہو سکتے ہیں کہ جن کے مضامین کو فخر سے ایڈیٹر اپنے اخبار یا رسالہ میں درج کریں گے"۔

(الفضل 25 جنوری 1924ء)

احباب جماعت کو لکھنے کا ارشاد فرماتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

"جماعت کی اس طرف توجہ کم ہے کہ جو قلم چلانا جانتے ہیں یا چلا سکتے ہیں وہ قلم سے کام لیں"۔

(الفضل 25 جنوری 1924ء)

پھر فرماتے ہیں۔

"میں امید کرتا ہوں کہ آج کی نصیحت کارگر ہو گی۔ ہماری جماعت کو تحریر اور تقریر کے میدان میں ترقی کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔ ہر ایک احمدی کو قلم اور زبان چلانے کی مشق کرنی چاہئے۔ جو شخص مشق کر کے زبان اور قلم سے دین کی خدمت میں کام لے گا۔ وہ فتح کو قریب لائے گا۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ مفید سامان اشاعت سے کام لے۔ تاکہ خدا کی عظمت و جلال ظاہر ہو۔ اور دین حق کی صداقت روشن ہو اور باطل پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے"۔

(الفضل 25 جنوری 1924ء)

اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا ارشادات حضرت امام جماعت الثانی کی روشنی میں ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم آج کی اس جنگ میں بھرپور طریق سے شامل ہوں جو کہ قلم کی جنگ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد اور رہنمائی کرے۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب

سلام

آپ کی بہت مکمل' بہت بھرپور کاوش..... الفضل کا سالانہ نمبر ملا۔ دل بہت خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس چار چاند کی طرح چمکنے والے اخبار کی روشنی سے ہم سب کے دلوں کو راحت اور دماغوں کو منور فرمائے۔ ہم بین السطور چھپے اسباق سمجھ پائیں۔ ہمیں صراط مستقیم نصیب ہو آمین۔

ایک غزل بھجوا رہی ہوں۔ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔ دیکھئے ؟؟

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد موسیٰ صاحب سابق منشی تحریک جدید نور نگر ضلع تھرپارکر مورخہ 15- فروری 1998ء کو انتقال فرما گئے۔ اگلے روز مورخہ 16- فروری کو بیت المھدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہان تدفین مکمل ہونے پر مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب سنوری مینجر نصرت آرٹ پریس نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم محمد عمران صاحب ابن مکرم ملک محمد فیروز مبارک صاحب حال جرمنی کا نکاح بھمراہ عزیزہ مکرمہ نویدہ صبا صاحبہ بنت مکرم شیخ حمید احمد صاحب (وفات یافتہ) مصطفیٰ آباد فیصل آباد بعوض حق مہر ستر ہزار روپے مورخہ 98-2-14 کو مکرم صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب نے بیت المھدی میں پڑھا۔ مکرم محمد عمران صاحب مکرم ملک فتح محمد صاحب (وفات یافتہ) سرگودھا کے پوتے اور عزیزہ نویدہ صبا مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب (وفات یافتہ) فیصل آباد کی پوتی ہے۔

عزیز محمد عمران اور نویدہ صبا دونوں ہی مکرم شیخ عبد الرحمان صاحب (وفات یافتہ) غلہ منڈی سرگودھا کے نواسہ نواسی ہیں۔

احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ عذرا ناصر صاحبہ بابت ترکہ مکرم ناصر احمد صاحب)

محترمہ عذرا ناصر صاحبہ ساکنہ مکان نمبر 16/8 محلہ دار النصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبد الرحمان صاحب .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 16/18 رقبہ ایک کنال میں سے 10 مرلہ رقبہ ان کے نام منتقل شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ عذرا ناصر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد احمد بلال صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم داؤد احمد صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ فریدہ شازیہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

اولاد کو وقف کرنے والے والدین کے لئے ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال (1998ء) میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط وکتابت کی جاسکے۔

اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے۔

بچے کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

بقیہ صفحہ 1

استقبال کیا۔ مہمان خواتین میں ربوہ کے محلہ جات کی صدر صاحبات سمیت خاندان حضرت بانی سلسلہ اور دیگر خواتین تشریف لائیں۔ دعوت ولیمہ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی درخواست پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ دعوت ولیمہ میں ناظر صاحبان' وکلاء' افسران صیغہ' اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کے افراد سمیت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

دولہا عزیز مکرم فاتح احمد خان رئیس آف باندھی ضلع نواب شاہ محترم رئیس محمد مقیم خان ڈاہری کا پوتا ہے' دولہا کے والد محترم رئیس محمد عبد اللہ خان صاحب چند سال قبل وفات پا گئے تھے۔ آپ ایک دلیر اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اور کئی سال نواب شاہ کے امیر ضلع رہے۔

دولہن عزیزہ مکرمہ امتہ الوارث فریحہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی صاحبزادی اور حضرت مرزا منصور احمد صاحب (وفات یافتہ) ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی پوتی اور محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اور محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تعلق کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور اپنی رحمت سے مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور احمدیت کے لئے اس رشتہ کو ہر طرح سے مبارک کرے۔ آمین

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم نے کراچی ہر قیمت پر امن برقرار رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے تمام مجرموں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کا حکم دے دیا ہے۔ سندھ پولیس میں 7 ہزار خالی آسامیوں پر بھرتی اور خصوصی عدالتوں کے ججوں کی تعداد میں اضافہ کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے ایرانیوں کے قتل اور دہشت گردی کے واقعات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔

○ کراچی کے کئی علاقوں میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے مزید دو افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کورنگی کے علاقے میں کشیدگی اور عوام میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ بازار اور مارکیٹیں بند رہیں۔

○ امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ امریکی فوج پوری طاقت سے خلیج میں موجود رہے گی۔ معاہدے کا اطلاق ان 8 صدارتی محلات پر بھی ہو گا جہاں پہلے جانے کی اجازت نہیں تھی۔ عراق انسپکٹروں کی فوری غیر مشروط رسائی فراہم کرنے میں ناکام رہا تو سنگین نتائج نکلیں گے۔

○ عراق فوجی ٹھکانوں کے غیر مشروط معائنے پر رضا مند ہو گیا ہے۔ آٹھ صدارتی محلات کی چیکنگ کے لئے خصوصی گروپ تشکیل دیئے جائیں گے جن میں کوفی عنان کے مقرر کردہ سفارت کار اور معائنہ کار شامل ہوں گے۔ عراق نے سلامتی کونسل کی تمام قراردادوں کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ کراچی میں قتل ہونے والے ایرانیوں کا مفرور ڈرائیور گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ حکومت ایران جلد ہی اعلیٰ سطح کی ٹیم پاکستان بھیجے گی جو پاکستان میں ایرانی باشندوں کے خلاف دہشت گردی کی کارروائیوں کی تحقیق کرے گی۔

○ بلدیہ عظمیٰ لاہور کے سکولوں میں پرائمری سے مڈل تک پرچے آؤٹ ہو گئے ہیں۔ اور فروخت ہو رہے ہیں۔

○ پنجاب میں فوج 24۔ مارچ سے جعلی سکولوں کا پتہ چلائے گی۔

○ مردم شماری کے دوران پرائمری اور مڈل سکول بند رہیں گے اور ہائر سیکنڈری سکول کھلے رہیں گے۔

○ پیپلز پارٹی فیصل آباد سے حکومت کے خلاف تحریک کا آغاز کرے گی۔

○ جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ کے سلسلہ میں وزیراعظم سے تاجروں کے مذاکرات 2۔ مارچ کو ہوں گے۔ وزیراعظم سے جنرل سیلز ٹیکس کا مسئلہ حل نہ ہوا تو پھر خیبر سے کراچی تک شٹر ڈاؤن ہو گا۔

○ قومی خزانہ سے سرکاری ہسپتالوں میں غریب' نادار مریضوں کے علاج کے لئے خریدی جانے والی لاکھوں روپے کی ادویات کی چوری اور میڈیکل سٹوروں پر کھلے عام فروخت کے ایک سکینڈل کا انکشاف ہوا ہے راولپنڈی کا موتی بازار اس دھندے کا گڑھ ہے۔ محکمہ صحت اور وزیر اعلیٰ کی معائنہ ٹیم نے مشترکہ چھاپہ مارا میڈیکل سٹوروں کے کئی مالک فرار ہو گئے۔ سکینڈل میں محکمہ صحت کے افسر' نرسیں' پیرا میڈیکل سٹاف' سٹور کیپر وغیرہ ملوث ہیں۔

○ سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ نواز شریف نے لوگوں کو مایوس کیا ہے۔ خدشہ ہے کہ ملک دیوالیہ ہو جائے گا۔ گذشتہ ایک سال کے دوران جس طرح ملکی اداروں بالخصوص سپریم کورٹ' قانون کی بالادستی اور آئین کو پامال کیا گیا اس نے ریاستی ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ملک کی موجودہ اور مستقبل کی متوقع صورت حال نے مجھے نئی سیاسی جماعت بنانے پر مجبور کر دیا ہے۔

○ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے خلاف درخواتیں سماعت کے لئے منظور کر لی گئی ہے۔ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے خصوصی عدالت کی طرف سے سیشن کورٹ بم دھماکہ میں سزائے موت پانے والے محرم علی کو تاحکم ثانی پھانسی نہ دینے کا حکم دے دیا ہے۔

○ پاکستان کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں گذشتہ تین روز سے وقفے وقفے سے بارش اور پہاڑوں پر شدید برفباری ہوئی۔ مری اور ملحقہ گلیات میں برفباری کے کئی برسوں کے ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ 18 گھنٹے کے دوران مری میں 6 فٹ ایوبیہ میں 10 فٹ تک برفباری ہوئی۔ جس سے راستے بند ہو گئے۔ راولپنڈی اور اسلام آباد میں بارش کا 22 سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا ہے۔ لاہور۔ ملتان۔ سرگودھا۔ بہاولنگر۔ مظفر آباد۔ فیصل آباد۔ کراچی۔ حیدر آباد۔ سیالکوٹ سمیت دور دور تک بارش ہوئی۔

○ کویت نے صحرا میں میزائل شکن نظام نصب کر دیا ہے۔

○ ہندو انتہا پسند پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی بی جے پی کے سابق صدر منور جوشی نے دھمکی دی ہے کہ اقتدار میں آتے ہی پاکستان پر فیصلہ کن حملہ کریں گے۔

○ امریکی ریاست فلوریڈا میں شدید سیلاب اور طوفان کے باعث کم از کم 40 افراد ہلاک اور ہزاروں بے گھر ہو گئے ہیں۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سابق صدر فاروق لغاری نے سجاد علی شاہ کے ساتھ مل کر میرے خلاف سازش تیار کی تھی۔ 13ویں اور 14ویں ترامیم کی منظوری سے ملک کے جمہوری ادارے انتہائی مستحکم ہو گئے تھے۔

○ پیر پگاڑا صاحب نے کہا ہے "لال آندھی" حکومت لے اڑے گی۔

○ کراچی میں الطاف اور حقیقی گروپوں میں تیسرے روز بھی مورچہ بند فائرنگ ہوتی رہی 3۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کاروبار زندگی معطل رہا۔

○ وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ حکومت دینی مدارس کے خلاف اپریشن نہیں کرے گی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اسلام آباد کو حکمرانوں سے پاک کرنے کے لئے آخری حملہ کی کال دینے والا ہوں۔

○ مغلپورہ لاہور میں دہشت گردوں نے کلینک میں گھس کر فائرنگ کر کے ڈاکٹر کو ہلاک کر دیا ڈاکٹر جواہر حسین عابدی موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔

○ پی آئی اے کے تین سو ملازمین کو جبری ریٹائر کر دیا گیا ہے۔

○ ملی یک جہتی کونسل نے صوبہ سرحد کا نام تبدیل کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے سرحد اسمبلی توڑنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ پاکستان کے وزیر صحت و پیداوار ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی کو اقوام متحدہ کے اقتصادی و سماجی کمیشن کا چیئرمین منتخب کر لیا گیا ہے۔

○ مرید کے میں 6 ڈکیتیوں میں لاکھوں روپے اور زیورات لوٹ لئے گئے ہیں۔

○ تفتیشی ایجنسیوں نے فرقہ واریت پھیلانے پر 200 دینی مدارس کے اساتذہ کے خلاف کارروائی کی تجویز دی ہے۔ اور کہا ہے کہ فرقہ واریت میں ملوث تنظیموں کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائی کی جائے۔

○ ایک معاہدہ کے تحت پاکستان اور ملائیشیا اطلاعات کے شعبوں میں باہمی تعاون کریں گے۔

○ بجلی یکم مارچ اور گیس 30 اپریل سے مہنگی ہو جائے گی۔ گیس میں 15 فیصد اور بجلی میں 21 فیصد اضافہ ہو گا۔

○ جنرل سیلز ٹیکس کا نفاذ 2۔ مارچ تک موخر کر دیا گیا ہے۔

○ راولپنڈی میں ٹائروں کی پوری مارکیٹ جل گئی جس سے کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔

○ وزارت مواصلات میں گھپلوں کے سلسلہ میں 17 افسران کے خلاف تحقیقات مکمل کر لی گئی ہے اور ثابت ہو گیا ہے کہ انہوں نے وسیع پیمانے پر گھپلے کئے ہیں۔

○ نیشنل بینک کے ملازمین کی تنخواہوں میں 140 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ فلسطین نے امریکی ثالثی کی اسرائیلی پیشکش مسترد کر دی ہے۔

○ لائبیریا دنیا میں سب سے زیادہ ربڑ پیدا کرنے والا ملک بن گیا ہے۔

○ الجزائر میں ریل گاڑی کے نیچے بم دھماکہ سے 18 افراد ہلاک اور 25 زخمی ہو گئے ہیں۔

○ اسٹیلی جنس بیورو کے سابق سربراہ بریگیڈیر امتیاز کے صاحبزادے عمر امتیاز کو چیئرمین سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے 30 ہزار روپے ماہوار تنخواہ پر اپنا پرسنل سٹاف آفیسر مقرر کر لیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف دونوں خائن ہیں۔ ملک کی مساجد اور قبرستان بھی محفوظ نہیں رہے۔

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

بستر میں پیشاب کرنے کا مسئلہ
40 روز کورس 40 روپے میں ★ بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے 70/ روپے منی آرڈر کریں
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
☎ : 771/ 213156 FAX : 212299

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
40 گرام 40/ روپے، 60 گرام 120/ روپے، 100 گرام 200/ روپے 300/ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534